یہ اخبار ہدایت آثار ہفتہ وار ہر جمعہ کو دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے شایع ہوتا ہے۔

R.L. نمبر 358

اہلحدیث

امرتسر ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۰ محرم سنہ ۱۳۲۴ء یوم الجمعۃ

نمبر ۱۹ — جلد ۳

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے
والیان ریاست سے
رئیسا و جاگیرداران سے
عام خریداران سے
طالب علم سے سالانہ

قیمت بہر حال پیشگی ...
... خطوط وغیرہ ...
نامہ نگاروں کے ...
پسند مفت درج ہو ...
اجرت اشتہارات ...
ہوسکتا ہے۔
جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونا چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات ... کرنا۔

فہرست مضامین

صفحہ	
۱	اہلحدیث کی ترقی
۲	قادیانی مشن میں الہام بازی
۴	آریہ کا سوال
۵	... ویدیزم پر بحث
۷	من کشفنہ بقدم فہم
۸	نظر انصاف سے ملاحظہ فرمائیے

اہلحدیث

امرتسر ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء مطابق ۲۰ محرم سنہ ۱۳۲۴ یوم الجمعۃ

اہلحدیث کی ترقی

اہلحدیث کے مضامین چونکہ مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ مخالفین اسلام اور مخالفین حدیث خیر الانام سب کے حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں اس لئے جس کثرت سے مضامین آتے ہیں درج نہیں ہوسکتے کئی کئی ہفتے پڑے رہکر نوبت آتی ہے۔ بہت سے اخبارات کے مضامین قابل جواب کے جوابات رہ جاتے ہیں۔ نامہ نگار الگ شاکی ہیں کہ ہمارے مضامین دیر سے نکلتے ہیں۔ اور بعض خریدار کہتے ہیں کہ ہر اخبار میں قادیانی مشن کی تردید ضرور ہوا کرے۔ بعض ان کے برخلاف بعض آریوں اور دیگر مخالفین اسلام کی تردید ہی نہیں چاہتے۔ بلکہ صرف اسلامی مسائل ہی کا ذکر چاہتے ہیں۔ بعض ان کے برخلاف فتووں کا درج ہونا بھی خلاف مصلحت جانتے ہیں۔ بعض فتووں کے صفحہ کو پورا ورق کرنے پر مصر ہیں غرض اہلحدیث کے اڈیٹر کو جسقدر دقتیں ہیں کسی اور اڈیٹر کو نہ ہونگی۔ اس لئے مدت سے خیال دامنگیر تھا کہ اخبار کی ترقی کیجائے۔ آخر یہ قرار پایا کہ یا تو اخبار کو ہفتہ میں دو دفعہ کیا جائے یا سر دست بجائے ۱۲ صفحات کے ۱۶ صفحات کردیئے جائیں۔ قیمت میں بھی برائے نام اضافہ ہوگا۔ ناظرین اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشیں کہ کونسی صورت اختیار کیجائے۔ مگر یہ سب کچھ اس پر مبنی ہوگا کہ اہلحدیث کے قدردان اپنی قدردانی کا ثبوت دیں کہ ہر ایک صاحب دو ایک خریدار جدید پیدا کریں جنکو ثواب آخرت کے علاوہ انکی طلب پر حسب وعدہ فتوحات اہلحدیث یا "دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن" جو وہ پسند کریں مفت نذر ہوگا۔

تفسیر ثنائی مفت ملنے کی درخواست جو کسی پرچہ اہلحدیث میں چھپی تھی وہ بذریعہ میر مصطفےٰ علی صاحب ناگپوری سائل کو پہونچا دیگئی ہے۔

شیخ محمد ابراہیم صاحب ہیڈ کانسٹیبل نے مبلغ ... اخبار کو انکے مناسب موقع خرچ کردینے کا اختیار دیا تھا۔ اس لئے انکے عوض اخبار اہلحدیث بنام

نہایت ضروری تاکید ...

ahmadimuslim.de

مولوی حافظ محمد الدین صاحب کلانوری ضلع گورداسپور جاری کیا گیا۔

ایک درخواست

جملہ ناظرین اخبار اہلحدیث کی خدمت میں ایک اہل اسلام حنفی مشرب بہ حیثیت ایک طالب علم کے ایک بلدہ میں مقیم ہے عرض رساں ہو کہ بندہ میں اتنی استطاعت نہیں ہے کہ اخبار اہلحدیث کو بقیمت خرید کر سکوں لیکن اخبار مذکورہ کے مطالعہ کو سعادت دارین خیال کرتا ہوں۔ اور نہایت ہی شائق ہوں کہ کوئی صاحب میرے نام اخبار اہلحدیث ایک سال کیلئے حسبۃً للہ جاری کرا دیں۔

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

اگر کوئی صاحب اس امر خیر کیطرف توجہ فرماویں تو قیمت مطبع مذکورہ میں ارسال فرماویں اور اخبار مذکور میں مشتہر کرا دیں۔ فقط

سائل بندہ الٰہ العالمین تابع رحمۃ للعالمین از نگینہ

قادیانی مشین میں الہام باقی

ع جھوٹ کو سچ کر دکھانا
کوئی ان سے سیکھ جا

یوں تو ہمارے ناظرین خوب آگاہ ہونگے کہ قادیانی مشین میں جسقدر روزانہ الہامات طیار ہوتے ہیں شاید اتنے کاغذ بھی کسی مشین میں نہیں چھپتے ہونگے پھر لطف یہ کہ ایسی صفائی سے پورے کئے جاتے ہیں کہ اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑوں کی طرح بجز حلال زادوں کے کسی دوسرے کو نظر نہیں آسکتے۔ کیوں نہ ہو ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب + گربہ شاشید و گفت باران شد

۴ اپریل کے زلزلہ شدیدہ کے بعد قادیانی کرشن جی نے ۸۔ اپریل کو ایک اشتہار دیا تہا۔ جسکا نام تہا الانذار اس میں آپ نے اپنی معمولی کرتب سے یہ ثابت کرکے کہ اس شدید زلزلہ کی خبر میں نے پہلے ہی تبلا دی تہی (حالانکہ سفید جھوٹ کہیں بھی نہیں تبلائی تہی جیسا مفصل رد اہلحدیث مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۵ء میں آچکا ہی) آئندہ کو بھی ایک زلزلہ شدیدہ کی پیشگوئی کی تہی۔ چنانچہ آپکے اصلی الفاظ یہ ہیں:-

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالی کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ تازہ نشان۔ تازہ نشان کا دہکہ زلزلۃ الساعۃ۔ قوا انفسکم۔ ان اللہ مع الابرار۔ دنیٰ منک الفضل جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ۔ ترجمہ مع شرح یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائیگا مخلوق کو اس نشان کا ایک دہکہ لگیگا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے۔ جو دنیا پر آئیگی جسکو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئیگا۔ اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالی اسکو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائیگا۔ بہر حال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو قریب ہے یا بعید ہو پہلے سے بہت خطرناک ہے **سخت خطرناک ہے** اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔ وہ پہلی پیشگوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کر کے خبر دی تہی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی اور شور قیامت برپا ہوگا۔ اور یکدفعہ **موتا موتی** ظہور میں آجائیگی۔ دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا۔ اور جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے کہ یہ پیشگوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تہی اور پیشگوئی مذکور یہ ہے عفت الدیار محلہا ومقامہا یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئیگی جس سے مکانات بے نشان ہو جائینگے ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملیگا کہ کہاں تھے۔ دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہوگئیں اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو۔ کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنے ہیں؟ کہ عفت الدیار محلہا ومقامہا۔ اے عزیزو! اس کے یہی معنے ہیں کہ محلوں اور مقاموں کا نام و نشان نہیں رہیگا طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دیگئی تہی اس کے تو یہ معنی ہیں کہ نہ خانہ رہیگا نہ صاحب خانہ سو خدا تعالی کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہوگیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اسکی نسبت الہام بالا قیمت میں بھی خبر دیگئی تہی وہ تو جو ہوا سو ہوا۔ مگر اس کے بعد جو آنیوالا حادثہ ہے۔ وہ **بہت بڑھکر ہے**۔

یہ ہے کرشن جی کا پہلا الہام اسی کی تائید میں آپنے پہر ایک رسالہ النذر آء من وحی السماء لکھا جسکے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں "۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو پھر خدا تعالی نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔"

پھر رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۰ پر لکھا کہ :-

خدا نے فرمایا زلزلۃ الساعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا - اور
پھر فرمایا لک نری آیات ونھدم ما یعمرون یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائینگے
اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم انکو گراتے جائینگے - اور پھر فرمایا -
بھونچال آیا اور شدت سے آیا - زمین تہ و بالا کردی یعنی ایک سخت
زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کردیگا جیسا
کہ لوط کے زمانہ میں ہوا -

یہ سب حوالجات آئندہ زلزلہ کی جو کیفیت بتلاتے ہیں وہ اظہر من الشمس ہے
سب کی سب عبارات باعلیٰ ندا کہہ رہی ہیں کہ آئندہ زلزلہ جسکی آپنے پیشگوئی
کی ہے - بہت ہی شدید اور ۴ اپریل والے زلزلہ سے بہت سخت بلکہ قیامت
کا نمونہ ہوگا - تمام مکانات گرجائیں گے - قوم لوط کی تباہی جیسا ہوگا -

اب ہم پہلے ناظرین سے پوچھتے ہیں کہ خدارا انصاف سے خدا کو حاضر
و ناظر جانکر سچ سچ کہدیجئے کہ ۴ اپریل کے زلزلہ شدید کے بعد ایسا کوئی زلزلہ
آیا جسپر اس مرزائیہ پیشگوئی کو چسپاں کیا جائے؟ (ھذا بحری)

بعد اس وجدانی شہادت کے اب کرشن جی کی سنئے! آپنے مارچ سنہ حال
کو ایک اشتہار دیا ہے جسکی عبارت کو ہم فقرہ فقرہ کرکے ہندسے لگا کر
نقل کرتے ہیں -

(۱) او عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری
۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا - یہ وہی زلزلہ تھا جسکی نسبت
خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا - پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۳ و ۱۴ میں اور نیز اپنے
اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شایع کردی تھی سو الحمد للّٰہ والمنۃ
کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا -

(۲) لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے
پر نازل کی جسکے الفاظ یہ ہیں - زلزلہ آنے کو ہے اور میرے دل میں
ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنیکو ہے
اور یہ زلزلہ اسکا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا -

(۳) میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۴ میں قبل از وقت لکھا تھا - صرف
ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع
دی تھی -

(۴) سو یہ وہ زلزلہ تھا - جسکا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق
ضروری تھا سو آگیا -

(۵) اور ممکن ہو کہ وہ موعودہ زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے

کرشن پنتھیو! ایسی راست بازی کو لیکر تم جاپان - امریکہ اور یورپ میں اسلام
پھیلاؤ گے - تف ہو ایسی دروغگوئی پر اور حیف ہے ایسی بددیانتی پر - کہاں وہ
زلزلہ جسکو باوجودیکہ سال بھر ہونے کو ہے تاہم مخلوق خدا ایسی سہمگین ہے کہ نام سننے
سے بدن پر زلزلہ آتا ہے - اور کہاں یہ - میں اپنی ہی کہوں کہ واللہ مجھے اسکی خبر
تک نہیں ہوئی - میری اہلیہ کو بچے نے اسوقت اٹھا دیا تھا تو اس نے مجھے کہا کہ بھونچال
آیا - میں نے کہا کوئی نہیں تمہیں یونہی شبہ ہوا ہوگا - اسی طرح بہت سے
لوگ اس سے بیخبر ہیں - پھر بتلاؤ تو یہ اس زلزلہ والی پیشگوئی کو کیوں کر سچا
کرسکتا ہے جس سے کوئی مکان بچا تھا نہ مکین -

اسپر طرہ یہ کہ ایسی معمولی بھونچال کو کرشن جی کا چیلہ بدر کا اڈیٹر ۸ مارچ کے
پرچہ میں لکھتا ہے کہ ۴ اپریل کے زلزلہ سے زیادہ تیز تھا - سچ ہے

این کرامت ولی ماچہ عجب ✤ گربہ شاشید و گفت باران شد

مرزائی گروجوا ایڈیٹو! اور علم و فضل کے مدعیو! آؤ ہم تمہیں اسی اشتہار میں
کرشن جی کی مخبوط الحواسی اور پریشانی دکھائیں - پھر تم نے خود ہی بتلانا کہ مہاراج
خود پاگل ہیں یا پاگل گر -

فقرہ نمبر اول میں آپ لکھتے ہیں کہ یہ وہی زلزلہ تھا جسکی نسبت میں نے کہا تھا یعنی
جسکو اوپر کی عبارتوں میں قیامت کا نمونہ کہا ہے اور جو بہار کے موسم میں آنا تھا -
چنانچہ اس پر فخر کرتے ہیں اور خدا کا شکر کرتے ہیں کہ بہار کے ایام میں عین پیشگوئی
کے مطابق زلزلہ آیا - اور صاف کہتے ہیں کہ اسی کی پیشگوئی رسالہ الوصیت وغیرہ
میں کی تھی -

پھر فقرہ دوم میں اسی اپنے قول پر ہول کرتے ہیں اور صاف طور سے
اسکا رد کرتے ہیں کہ قیامت کا نمونہ ابھی نہیں آیا - وہ ابھی آنیکو ہے -
فقرہ سوئم میں لکھتے ہیں کہ ایک نہیں کئی زلزلوں کے آنے کی مجھے خبر دی گئی ہے
فقرہ چہارم میں فقرہ نمبر ۱ کی تردید کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہی زلزلہ بہار
کے موسم میں آنا تھا سو آگیا -
فقرہ نمبر ۵ میں پھر اس سے انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں - ممکن ہے کہ وہ موعود

ahmadimuslim.de

زلزلۂ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے۔

مرزائیو! خدارا بتلا سکتے ہو کہ جس اتنی سی عبارت میں اتنے اختلافات ہوں کیا وہ قرآن مجید کی تصدیق نہیں کرسکتی کہ لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا (یعنی جس کلام میں اختلاف ہو وہ اللہ کے ہاں سے نہیں ہوا کرتا) کیا اسی دیانت اور لیاقت پر تم لوگ مرزا جی کو مسیح۔ مہدی۔ کرشن گوپال سلطان القلم۔ ابن الرسول اور ابن اللہ وغیرہ وغیرہ کیا نہیں کیا کہا کرتے ہو؟

اللہ اللہ! ؎

بُت کریں آرزو خدائی کی ✦ شان ہے تیری کبریائی کی۔

اچھا ہم ایک ہی سوال آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ یہ تبلادیں۔ یہ ۲۸ فروری کا زلزلہ آپ کا موعودہ زلزلہ یعنی قیامت کا نمونہ تھا یا نہیں۔ اگر تھا تو پھر آپ قیامت کے نمونہ والے زلزلہ کو آئندہ پر کیوں ڈالتے ہیں۔ اور اگر نہیں تھا تو اپنی پیشگوئی کو اس سے کیوں چسپاں کرتے ہیں اور کیوں فقرہ نمبر اول میں کہتے ہو کہ یہ وہی زلزلہ تھا۔؟

شاید ہمارے ناظرین حیران ہونگے کہ ایسی بیہودہ بکواس کون سنتا اور مانتا ہے جسکے دفعیہ کے لئے اہلحدیث کو اتنی محنت کرنی پڑی تو ایسے دوست ہمیں معاف رکھیں اور اس مقولہ کو بالکل ٹھیک جانیں کہ لولا الحمقاء لبطلت الدنیا (اگر احمق نہ ہوتے تو دنیا برباد ہو جاتی)۔

مرزا جی کے ایسے تعفن دیکھکر بے ساختہ منہ سے نکلجاتا ہے ؎

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو ✦ خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

خدا کی شان! ع چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمو ماند

ایسے بدیہی البطلان دعوے اور متناقض مضمون پر بھی قادیانی اخبار بدر کا اڈیٹر ناز کرتا ہوا کہتا ہے۔

زلزلہ کی پیشگوئی پوری ہوئی اب مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب مولوی ثناءاللہ صاحب مولوی ابراہیم سیالکوٹی غزنوی صاحبان سے سننا چاہتے ہیں کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء

خاکسار کا بیان تو آپ سن ہی چکے ہیں۔ دیگر علماء مذکورین کو بھی اسی پر قیاس کرلو۔ ہاں مرزائیت کے نور نے اڈیٹر مذکور کو بے نور کر رکھا ہو تو کسی کا کیا قصور! جیسا کہ وہ بار بار ناسمجھی سے میری شہادت متعلقہ مقدمہ مرزا صاحب پر چڑھا ہوا لکھتا ہے کہ:۔

مولوی ثناءاللہ صاحب سے عرض ہے کہ کم از کم اس کے جواب میں اپنے اُس تقویٰ سے کام نہ لیں جسکے مطابق جھوٹ جو کہ زنا غیبت سب جائز ہونے کی شہادت دیچکے ہیں۔ ۹ مارچ

حالانکہ آپ خود اس کے مرتکب (فاعل) ہیں اس بیان میں بھی جھوٹ بولتے ہیں اور الزام مجھ پر لگاتے ہیں۔ شہادت میں سوال یہ تھا کہ جھوٹ بولنے والا بھی متقی ہوسکتا ہے۔ میں نے جواب دیا تھا کہ اگر توحید پر پختہ ہے تو ایک قسم کا متقی ہوسکتا ہے۔ یہ تو بیان مجسٹریٹ کی تحریر میں آچکا ہے مگر جب تمہارے دونوں وکیلوں نے (جنہیں ایک مولویت کا بھی دعویدار ہے) ناک چڑھائی تو میں نے کہا ذرہ تفسیر بیضاوی دیکھکر آنا تھا۔ اگر اب بھی آپ کو شبہ ہو۔ تو بیضاوی میں ھدی للمتقین کی تفسیر دیکھکر تبلائیے کہ میری شہادت غلط ہے؟ اور اگر بیضاوی پر اعتبار نہو تو سنئے قرآن شریف میں آتا ہے تِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا یعنی جنت کے وارث ہم متقیوں کو کرینگے۔ اور حدیث ابوذر کی تو مشہور ہے جسمیں یہ الفاظ بھی ہیں وان زنا وان سرق اس حدیث کا مطلب اپنے مصنوعی باپ (حکیم نورالدین) سے پوچھکر قرآن کی آیت سے ملاکر نتیجہ نکالو۔ پھر میری شہادت کو جانچو۔ آہ! افسوس ؎

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہیں ✦ نا سمجھ کہتا ہو ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں

ایک آریہ کا سوال۔

جناب مولانا صاحب تسلیم۔

ایک آریہ نے مجھ سے دوبدو ہو کر یہ سوال کیا کہ مسلمان لوگ سور کا گوشت کیوں نہیں کھاتے اور گائی کا گوشت کیوں نہیں کھاتے ہیں۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے وہ بھی چرندہ ہے اور یہ بھی چرندہ ہے پھر یہ کیوں حرام کر دیا۔ مہربانی فرماکر بذریعہ اخبار اہلحدیث کے اسکا جواب دیں۔

راقم ایک مسلمان از امروہہ

جواب گو علماء نے اس کے جواب طبی طور پر بھی دئے ہیں کہ سور کا گوشت مضر ہے اور گائے کا مضر نہیں مگر میرے خیال میں یہ جواب کافی نہیں کیونکہ اس جواب سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اور طبیب کا رتبہ ایک ہی ہے جو بات طبیب کی سمجھ میں آئے وہی نبی تبلائے حالانکہ نبی کی شان

ahmadimuslim.de

اخلاقی امراض دور ہوتے ہیں۔ نیز نبوت کا منصب تعلیم تقویٰ و خشیۃ اللہ ہے ارشاد ہے۔ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنِ اتَّقُوا اللَّهَ۔ یعنی ہم نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی ہدایت کی تھی کہ اللہ کا خوف دل میں پیدا کرو۔ چونکہ نبوت کا اصل منصب تقویٰ اور انابت الی اللہ ہے اسلئے نبوت کی تعلیم روحانی اصلاح کی طرف منعطف اور متوجہ رہتی ہے جسمانی اصلاح پر اگر کبھی توجہ ہو تو تبعاً اور ضمناً ہوتی ہے۔ پس سور کے گوشت کو اخلاقی اثر کی وجہ سے منع کیا ہے۔ جو گائو کے گوشت میں نہیں۔ اسی لئے اس گوشت کے حق میں فَإِنَّهُ رِجْسٌ ناپاک فرمایا ہے اسی طرح غیر اللہ کے نام کی چیز کو بھی خواہ وہ بکری ہو فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ باعث گناہ فرمایا ہے حالانکہ اسی قسم کی بکری کا گوشت اللہ کے نام پر ہو تو جائز ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ نبوت جن باتوں سے منع کرتی ہے۔ وہ روحانی اثر کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ نہ کہ محض جسمانی لحاظ سے۔ پس سور کے گوشت میں جو اخلاقی نقصان بے شرمی۔ بدوضعی۔ سوء اخلاق۔ دنیا پرستی کے نشان ہم دیکھتے ہیں۔ وہ گائو وغیرہ کے گوشت میں نہیں۔ اسی لئے کل نبیوں کی تعلیم میں سور حرام ہے اور منو سمرتی میں جنگلی سور کی ممانعت ہے۔ مفصل کیلئے رسالہ حق پرکاش دیکھو۔

ترک ویدیزم پر بحث

گذشتہ سے پیوستہ

ناظرین! ذرہ اس معمہ کو بھی سمجھیگا۔ کہ آریہ صاحبان کہتے تو یہ ہیں کہ ہم دیانندی نہیں ہیں (پس گویا دیانند کی تصنیفات سے انکو سروکار نہیں ہے) اور ہمارا مذہب وید ہے۔ لیکن ویدوں کو نہ تو ان میں سے ایک فی ہزار نے بھی پڑھا ہے اور نہ کسی کو خاک بھی پتہ ہے کہ ویدوں میں کیا کچھ لکھا پڑا ہوا پڑا ہے۔ اور جب کہ ہم معترض ان سے یہ کہیں کہ بھائی! دیانند کی فلاں بات ویدوں یا ویدک گرنتھوں خواہ دیگر مستند کتب کے فلاں اندراج سے یوں خلاف پڑتی ہے یا یہ کہ دیانند کا پیش کردہ فلاں حوالہ اُن کے ترجمہ سے خلاف معنے مطلب رکھتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ تو اس کے جواب میں وہ یوں فرماتے ہیں کہ بھائی! دیانند نے جو کچھ لکھا پڑھا اُس کے لئے وہ خود مختار تھے۔ قلم اُن کے ہاتھ میں تھی۔ جو چاہا کاغذ کالا کر گئے۔ اب اُنکی تصنیفات میں بلا انکی اجازت کوئی ایک حرف بھی گھٹا بڑھا تو سکتا ہی نہیں ہے۔

واہ! ہم کہتے ہیں کہ پھر دیانند کی تصنیفات کو (جن کے حوالہ جات سے خلاف اندراج ہونا ثابت ہو رہا ہے) آریا صاحبان دیگر قوموں کے روبرو کیوں پیش کرتے ہیں۔

(۵) آگے لکھا ہے کہ ”آپ فرماتے ہیں کہ آریہ سماج کے ممبر لیا مانتے ہوئے بھی قریب ۱۶ کے سوامی جی کو نربھرانت مانتے ہیں۔ بیجا ارشاد تھا۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ آپ آریہ سماج میں سولہ برس رہ کر کیا مانتے رہے۔ اگر آپ نربھرانت (غلطیوں سے خالی) نہیں مانتے تھے اور اب نہیں مانتے تو سوامی جی کی غلطی معلوم ہونے سے آپکے عقیدے کا کیا نقصان تھا۔ اور آپ کو آریہ سماج کے ترک کرنے کی کیا ضرورت تھی جس طرح باوجودیکہ ۹۹ اہل اسلام گوشت خوار ہیں آپ پرہیزگار ہو کر بھی مذہب اسلام ترک کرنے پر تیار نہیں ہیں“

اسکا جواب یہ ہے کہ بیشک میں کبھی سوامی دیانند کو نربھرانت (غلطیوں سے پاک) ماننے کے لئے ہرگز بھی تیار نہ تھا۔ اور اگرچہ جس طرح دیگران کی حالت ہے کہ وہ آریہ سماج کی ڈھول میں شروع سے آخر تک پول ہی پول دیکھنے پر بھی اس پالسی کو مد نظر رکھکر زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں اسی طرح بہت عرصہ تک میں بھی خاموش رہا لیکن جب ملک بھر میں آریہ سماج کی طرف سے ویدک کا کام کرتے ہوئے میں نے یہ محسوس کیا کہ جو لوگ سوامی جی کو نربھرانت نہیں مانتے وہ اس پلیٹ فارم پر کام کر ہی نہیں سکتے۔ تو ہم نے ارادہ کیا کہ جبکہ آریہ سماج در اصل دیانندیزم سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے تو اس کو ترک کر کے پھر اسی قدیم مذہب سناتن دھرم میں واپس جاویں۔ اور وہ فقط دیانندی خیالات کو جو در اصل ویدوں شاستروں وغیرہ سے میل نہیں کھاتے اگر نکال ڈالا جاوے تو آریہ سماج کے اندر پھر سوا سناتن دھرم کے اور رہ ہی کیا جاتا ہے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اس بات کی بھی تحقیقات کرنی چاہیئے کہ آیا ہندو ویزم سے باہر بھی کوئی کچھ ہے یا نہیں۔ کیونکہ پُرانوں کے جس گہری خندق سے نکل کر میں آریہ سماج (مصنوعی جواہرات) کی چمک دمک پر لٹو ہو گیا تھا۔ پھر اسی خندق میں پھر واپس جانا مناسب نہ خیال کیا۔ الغرض دہلی آنے پر تحقیقات سے مجھے یقین ہو گیا کہ جن اصولوں پر سوامی جی موہت ہو کر اپنی قوم میں رواج دینا چاہتے تھے وہ سبکے سب (بلکہ انکا زیادہ حصہ) اسلام کے اندر موجود ہیں۔ خاصکر یہ بات کہ ایک ہی وحدہ لاشریک پرم پرمیشور کی ہی عبادت کرنی چاہئے۔

[illegible] ۔ (ایڈیٹر)

ناظرین ہماری رسالہ ترک ویدیزم میں ایک فقرہ پائینگے جو اس بات کو صاف کر دیتا ہے اور وہ حسب ذیل ہے:۔

"...... اس درجہ تک پہونچ گیا کہ آریہ سماج کا اوپدیشک بننے کی پُرجوش کوشش کا نتیجہ یہ ہے جو آج ظاہر ہو رہا ہے۔ (کہ انکو دائرہ ہی سے باہر جانا پڑا)"

اور جبکہ گوشت کھانے والوں کی مثال سے یہ کہا گیا ہے کہ ۹۹ کے ساتھ ایک کے مانند آریہ سماج میں بھی دیگران ۹۹ دیانندی مہاشیوں (دیانند کو غلطیوں سے پاک تصور کرنے والوں) کے ساتھ ایک میں بھی پڑا رہتا۔ تو کیا ہرج تھا۔ پس واضح ہو کہ گوشت کا کھانا یا نہ کھانا ایسا کوئی سوال نہیں ہے خاصکر جبکہ ہم آریوں (کچھ آریہ صاحبان) اور ہندوؤں (کالیستھوں میں $\frac{۹۰}{۱۰۰}$) کو بھی ایسا ہی پاتے ہیں لیکن جہاں موجودہ آریہ سماج میں یہ نقص موجود ہے کہ انکے اصول خود انکی تسلیم کردہ کتابوں سے خلاف ہیں وہاں وہ خدا کی صفات میں ایسی زبردست غلط فہمی پھیلا رہی ہے جو ناستک (دہریہ) کے درجہ تک پہونچ جاتی ہے۔ مثلاً یہ کہ (۱) خدا قانون قدرت کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا (۲) وہ رحم کرکے کسی کو کچھ بخشش نہیں کرتا۔ (۳) مناجات سے مانگی ہوئی اشیا نہیں ملتیں (۴) خدا آئندہ کا حال نہیں جانتا (۵) جس طرح ایک کمہار بلا مٹی کے گھڑا یا سونار بغیر سونا چاندی کے زیورات نہیں گھڑ سکتا اسی طرح خدا بھی بلا روح اور مادہ کے خلقت کو نہیں پیدا کر سکتا وغیرہ

ناظرین! بھلا ایسی گمراہی کی تعلیم کو کون تسلیم کریگا۔ سوا اُن متعصب دماغوں کے جنہوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ $\frac{۹۹}{۱۰۰}$ کے ساتھ سوواں بھی پول میں پول ہی ملاتا چلا جاوے۔

(۶) آگے لکھا ہے کہ "آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۱۲ پر ایک خاص شلوک منوسمرتی کی بابت فرماتے ہیں کہ سوامی جی کی سنچ کی عبارت نکال ڈالی جاوے اور منوجی کا شلوک اسکی عوض میں داخل کر لیویں اسقدر کرنے سے کوئی اصول میں فرق نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کہ کوئی اصولی فرق نہ ہو مگر آپ کی نصیحت پر عمل کرنا ایک گناہ بے لذت ہوگا"

واہ! معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار صاحب نہ تو سنسکرت جانتے ہیں (جسکے بغیر ویدوں کے منتقد بنکر کسی معترض کے سوالات پر قلم اٹھانا سراسر ناظرین کا وقت کھونا ہے) اور نہ ستیارتھ پرکاش کو ہی غور کی نظر سے پڑھا ہے

ای مہاشے جی! یہ کون کہتا ہے کہ سوامی جی کی عبارت کے عوض میں منو کا شلوک داخل کیا جاوے حقیقت یہ ہے کہ سوامی جی وہاں پر خود منوسمرتی کی گیارہویں ادھائے کا چھٹواں شلوک اپنی رائے کی تائید میں پیش کر رہے ہیں لیکن کیا اس بات کو دیکھکر اور سنکر منصف مزاج سوچنے سمجھنے والوں کو تعجب نہ ہوگا۔ کہ منو میں وہ عبارت موجود نہیں ہے جیسے سوامی جی نے سنچ گھڑ منت کرکے لکھ دیا ہے۔ اب ناظرین تبلاویں کہ کیا منوسمرتی جیسی مشہور کتاب کا نام لے کر اگر کوئی شخص اپنی سنچ کی عبارت کو عوام میں ظاہر کرے یہ کہتا ہوا کہ یہ بات منوسمرتی میں لکھی ہوئی ہے لیکن وہ بات منوسمرتی میں در اصل شروع سے آخر تک نہ پائی جائے تو کیا اُس شخص کو مغالطہ باز نہ کہا جائیگا؟

(۷) آگے فرماتے ہیں "اگر لالہ جگدمبا پرشاد اصول ویدانت۔ اصول بدھ یا جوگ۔ اصول ورن بوستھا پر کوئی بحث کرتے اور دکھلاتے کہ سوامی جی کی رائے یا آریہ سماج کا سدھانت اس بارے میں غلط ہے تو بھی انکے ترک ویدیزم کا کچھ مطلب ہو سکتا تھا"

اسکا جواب یہ ہے کہ ہم نے اپنی کتاب تحفہ آریہ سماج میں یہ بہت معقولیت کے ساتھ ثابت کر دیا ہے کہ سوامی جی کی ایسی باتیں جو سناتن دہرم والوں سے خلاف ہیں (بلکہ اہل اسلام و عیسائیوں سے موافقت رکھتی ہیں) وہ اصل مسلمانوں عیسائیوں یا اہل یورپ کی نقل ہیں جنکا آریہ قوم کی قدیم سے قدیم کتب میں کہیں پتہ نہیں ملتا۔ پس اگر حوالہ جات پر گول مول تاویلوں و پیچیدار تشریحوں کے دلدل میں عوام کو نہ پھنسا کر یہ صاف صاف اظہار کر دیا جاتا کہ "بھائی! جو کچھ ہماری قوم (ہندو یا آریہ قوم) میں ہے وہ اسے ہم دیگر اقوام سے لئے لیتے ہیں۔ کیونکہ ایسا کئے بغیر ہم ترقی کے گھوڑدوڑ میں یقیناً پیچھے رہ جائینگے اور وہ دیگر قومیں بازی جیت لیونگی" تو جہاں سناتن دہرمیوں کو کوئی موقع کسی قسم کے اعتراض کا نہ رہ جاتا وہاں مسلمانوں عیسائیوں کے لیڈران کو بھی سوامی جی یا آریہ صاحبان کی صاف گوئی پر خوشی ہوتی۔

(۸) مضمون نگار مہاشے! آپ کو معلوم نہیں ہے کہ جن اوپنشدوں نے جرمنی کے فلاسفر شوپن ہار کو حسب قول آپکے شانتی دی اور جن اوپنشدوں کی تعلیم نے کمارل بھٹ اور سوامی شنکراچاریہ کو تسلی بخشی وہ دیانندی تفسیر اور آریہ عجیب و غریب تاویلوں کے دلدل سے پاک تھیں۔ آپ نوٹ کر لیویں

سلہ اس کو ثبوت مینٹ کے تو ہم بھی بہت مشتاق ہیں (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

کہ تمام اوپنشدین شنکر فلاسفی (یا نوین ویدانت) سے بھری پڑی ہیں۔ اگر ان اوپنشدوں کی جملہ تفاسیر کو بالائے طاق رکھکر ان کے الفاظ سے ہی مطلب کو نکالنے کی کوشش کریں تو یقیناً دیانندی تعلیم کا فور ہوجاتی ہے اور بیشک ہم اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ اوپنشدیں علم الٰہی کے معلومات کے لئے بہت مستند کتابیں ہیں۔ مگر نہ تو وہ آریہ سماج کے اصولوں کی تائید کرتی ہیں اور نہ ہی ان پر اسکی کوئی خصوصیت ہے۔

ناظرین! آپ ہماری کتاب تحفہ آریہ سماج حصہ اول کا کوئی مضمون ایسا نہ پائینگے جسمیں آریہ سماج کے گمراہ کرنے والی تعلیم کو خاص اوپنشدوں کے ہی حوالہ جات سے رد نہ کر دیا گیا ہو۔ بلکہ مادہ اور روح کی قدامت کی تردید میں تو ان اوپنشدوں نے وہ کام دیا کہ واقعی آریوں سے کبھی خواب میں بھی جواب نہ بن آویگا۔ تعجب ہے کہ جو اوپنشدیں سوامی جی کے بنے بنائے قلعہ کو چکنا چور کر رہی ہیں ان پر مضمون نگار صاحب پھولے نہیں سماتے۔

آئے مضمون نگار مہاراج! آپ کو کیا یہ بھی پتہ ہے کہ خاکسار اس بات کی کوشش کر رہا ہے کہ اہلامی توحید اور اوپنشدوں کا لب لباب ایک ہی ثابت کر دیا جاوے۔ جی ہاں! آپ کو چاہیے یہ سنکر تعجب ہوتا ہو مگر خدا کے فضل سے کافی مصالح ایک جا کر لیا گیا ہے۔ اور جلد یا دیر سے آپ کو کسی ایسی تصنیف کا بھی پتہ ملجائیگا۔ فقط

سچائی پسند عبدالعزیز المعروف جگدمبا پرشاد ورما از زینت محل دہلی۔

سفارش

اگر کسی رئیس کو کسی سند یافتہ تجربہ کار طبیب یا روشن خیال خوش عقیدہ عالم اتالیق یا استاد ادیب کی یا کسی مدرسہ میں یا کسی مدرسہ دینیات عربیہ خصوصاً دینیات پڑھانے کے لئے ضرورت ہو وہ مولوی حکیم محمد سجاد حسین ساکن قصبہ باون ضلع ہردوئی۔ اودھ سے درخواست کریں۔ مولوی صاحب مخالفین اسلام کے جوابات بھی بہت اچھے لکھتے ہیں۔ اور وعظ بھی بہت اچھا کہتے ہیں۔ تنخواہ کا فیصلہ مولوی صاحب موصوف سے ہو سکتا ہے۔

حق پرکاش۔ سوامی دیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش مفصل جواب قیمت ۱۲؍
مینیجر اہلحدیث

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔

اہلحدیث کے ایک گذشتہ پرچہ میں جناب مولوی سید شاہ محمد معین الدین صاحب رضوی پھلواروی کا جو سوال متعلق حدیث مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ وَمَنْ كَثَّرَ سَوَادَ قَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ چھپا تھا۔ چونکہ آپنے تحریر فرمایا تھا کہ اور لوگوں کے جوابات بھی شایع کئے جائینگے۔ لہذا اسکے متعلق جو کچھ میرے فہم میں آیا ہے لکھکر ارسال کرتا ہوں۔ والسلام

منہم سے یہ مراد ہے کہ اس فعل کا جو مرتکب ہوگا۔ وہ فی الواقع شرعاً اسی قوم کا ایک فرد ہو جائیگا۔ لیکن ان دونوں حدیثوں میں جو حکم ہے وہ عام مخصوص منہ البعض ہے اور مخصص مثلاً یہ حدیثیں ہیں (انما یبعث الناس علی نیاتھم) اور (ان اللہ لاینظر الی اجسامکم ولا الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم) تو یہاں وہ خاص مشابہت منہی عنہا ہے جو ایسے امر میں ہو کہ وہ کسی قوم کے شعار مذہبی ہو اور اس امر کی نسبت اس قوم کا جیسا عقیدہ درباره اس کے حسن یا قبح کے ہو اسی عقیدہ کے ساتھ اس امر کا ارتکاب دوسرا شخص بھی کرے۔ اور اس امر کے بارہ میں کوئی خاص حکم شارع کا نہ ثابت ہو۔ تو جب کوئی شخص ایسی مشابہت کسی قوم کی اختیار کریگا۔ تو وہ شرعاً اسی قوم کا ایک فرد قرار دیدیا جائیگا۔ البتہ بعض دوسری احادیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ عام طور پر کسی امر میں (کہ وہ شرعاً مامور بہ نہ ہو) مخالفین کی مشابہت نہ کرنی چاہئیے لیکن ان احادیث میں کوئی وعید نہیں وارد ہے۔ لہذا تطبیق احادیث سے یہ حکم ثابت ہوتا ہے کہ خاص مشابہت مذکورہ کے بارہ میں نہی تحریمی ہے۔ اسواسطے کہ اسمیں وعید وارد ہے اور عام مشابہت

پھر نہ کہنا

کہ خبر نہیں ہوئی۔ اب بہت تھوڑی شیشیاں مصفی خون و مقوی اعضاء رئیسہ گولیوں کی برائے نمونہ مفت تقسیم کرنیکو باقی رہ گئی ہیں جن صاحبان نے گولیاں استعمال کی ہیں وہ انکے فوائد سے مطلع کریں کہ وہ کیسی بے نظیر گولیاں ہیں جنکا اشتہار اہلحدیث کی گذشتہ پرچہ میں شایع ہو چکا ہے ہر صاحب کو ایک شیشی ۳۰ گولیاں صرف اخراجات ڈاک وغیرہ ۴؍ کے ٹکٹ آنے پر مفت روانہ کی جاتی ہیں۔ ۴ شیشیاں سے کم کا وی پی روانہ نہیں ہو سکتا۔ نوٹ جن صاحبان نے گولیاں استعمال کی ہیں وہ سرٹیفیکٹ بھیج رہے ہیں۔
حکیم محمد الدین۔ امرتسر چوک لوہگڑھ

ahmadimuslim.de

مخالفین کی کسی امر میں (کہ وہ شرعاً مامور بہ نہیں) نیز منہی عنہا ہے لیکن اُسکی نہی تنزیہی ہے اسواسطے کہ اُس میں وعید وارد نہیں۔

البتہ سد ذریعہ کے لحاظ سے عام مشابہت سے بھی اجتناب بہت ہی ضروری ہے علی الخصوص اسوقت میں کہ عام مشابہت بہت جلد خاص مشابہت مذکورہ کی جانب منتقضی ہوجاتی ہے۔ عام مشابہت سے بھی بنظر احتیاط پرہیز کرنا بہت ضروری ہے۔ تو اگر کوئی مسلمان کسی کافر کے جلسہ میں شریک ہوا یا اُسکی تائید کی یا اپنی صورت بجنسہ کافر کی بنائے رہتا ہے مثلاً زنار باندہتا ہے یا اُس نے نصاریٰ کی وضع اختیار کرلی ہے۔ تو اگر اُس جلسہ میں کوئی امر موجب شرک و کفر کیا جاتا ہو یا ایسے امر میں اُس کافر کی مشابہت کرے جو اُس کافر کے شعار مذہب سے ہو مثلاً زنار باندہا اور وہ شخص اُس جلسہ اور اُس امر کے حسن کا معتقد ہو تو وہ شخص کافر قرار دیا جائیگا۔ اور اگر وہ جلسہ اُس کافر کا مذہبی جلسہ نہو اور وہ امر اُس کافر کے شعار مذہب سے نہو۔ تو ایسی صورت میں وہ شخص کافر نہ قرار دیا جائیگا۔ لیکن ایسے جلسہ میں شرکت اور ایسے امر میں مشابہت اختیار کرلی بھی شرعاً منہی عنہا ہے۔ البتہ یہ اصل میں نہی تنزیہی ہے۔ لیکن اس میں بھی بلحاظ تاثیر زمانہ کے نہایت درجہ کا قبح بغیرہ ثابت ہوتا ہے۔ لہذا ایسے جلسے کی شرکت اور ایسی مشابہت سے بھی اہل اسلام کو اجتناب کرنا بہت ضروری ہے اسواسطے کہ ایسے امر سے اگرچہ کوئی شخص دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھا جائیگا لیکن آئندہ خارج ہوجانے کا اشد خوف ہے۔ ہذا - واللہ الموفق للحق والصواب۔

حررہ محمد عبدالواحد مدرس اوّل مدرسہ مجیبیہ پہلواری ضلع پٹنہ

نظرِ انصاف سے ملاحظہ فرمائیے!

حضرات ناظرین! میں اس تقریر کو ایک ایسے مسئلہ پر ختم کرتا ہوں۔ جو باتفاق علماء سلف و خلف کے مردود ہی سمجھا جاتا رہا اور ایسے ایک فعل کو ترک کی ترغیب دلاتا ہوں جسکی شہرت و کثرت چھوٹے اور بڑے شہروں میں ہوچکی ہے لہذا بعض نافہم علماء بھی کرنے لگے ہیں۔ اس تقریر سے انشاء اللہ وہی لوگ فائدہ اور نصیحت لیں گے جو منصف نے الشریعت ہیں اور جنکو خدا نے شیطان کے دہوکے سے محفوظ رکھا ہو گر پھر بھی خدائے تعالیٰ سے قوی امید ہے کہ اس کی برائی تمام مسلمانوں کے دلوں میں بیٹھیگی اور تمام مسلمان اس تقریر سے فائدہ اٹھائینگے۔ اور اس عاصی کو اجر خیر کا موقع

حاصل ہوگا۔ اے پیارے ناظرین جب تم کو شوق ہے کہ تمام اولیاء اور ائمہ کو مانیں تو تم کیوں بدعت سے اجتناب نہیں کرتے کیا تم کو معلوم نہیں کہ بدعت کیسی بلا ہے۔ پہلے تو تم بدعت کے معنی سمجھ لو۔ بدعت کہتے ہیں جو چیز کہ دین میں نئی نکالی جائے بغیر دلیل شرعی کے جیسے آجکل کی رسوم شادی۔ چہلم چھٹی گیارہویں بارہویں۔ ستریں وغیرہ یہ ایسے رسوم و فعل ہیں جنکو نہ کسی صحابی نے کیا ہے نہ کسی عالم نہ کسی امام نے نہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کیا صحابہ کو اولاد پیدا نہیں ہوئی ہوگی جو انہوں نے چھٹی نہیں کیا۔ کیا انہیں کوئی انتقال نہیں کیا ہوگا۔ جو انہوں نے چہلم۔ دسواں نہیں کیا۔ افسوس ہمارا کیا خیال ہے۔ ذرا سوچنا چاہیے۔ ذرا غور و فکر کرنا چاہیے کیا انہیں کبھی رسم و رواج میں عمر صرف ہوجائیگی۔ اور پھر کیا صورت سے خدا کے سامنے جائینگے۔ چلو خیر یہ تبلادو کسی امام کی کتاب میں تم کہیں بھی یہ رسوم پائے ہو۔ یا تبلادو گے کہ انہوں نے کسی کی بارہویں گیارہویں کیا ہے یا چہلم چھٹی چہلم۔ دسواں۔ جب ایسے رسوم جنکو شرع سے کچھ بھی تعلق نہیں اور محض ہیچ ہیں تو کیا ضرورت کہ ہم اسکو گلے چپکا دیں۔ آپ خود سمجھ سکتے ہو کہ یہ سب فضول رسم و رواج ہیں۔ کوئی تو ماخوذ ہیں اہل ہنود سے۔ کوئی کے خود موجد ہیں۔ پھر ہم پر افسوس ہو کہ اہل ہنود کے رسوم کو ترقی دیں۔ اور خود کرنے لگیں۔ خیر اب سمجھ لیجیے اور ایک سیدھی سادی تقریر میں بدعت کی تعریف سمجھا دی گئی۔ مگر اب حدیث و اقوال علماء اور اولیاء سے اسکی برائی سمجھائی جاتی ہے۔

ابن ماجہ۔ طبرانی اور ابن ابی حاتم نے کتاب السنۃ میں حضرت ابن عباس سے روایت کیا کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی اللّٰہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یتوب عن بدعۃ ترجمہ۔ انکار کیا اللہ نے یہ کہ قبول کرے عمل اہل بدعت کا یہاں تک کہ توبہ کرے بدعت سے۔ دیکھیے حضرات حدیث کیا کہتی ہے بھلا جب ہم چہلم چھٹی دسویں گیارہویں کیا کریں اور بہت ساری عبادت کریں نماز پڑھیں تو کیا یہ ہماری نماز قبول ہوگی۔ جیسے صاف بیہقی و ابن ماجہ میں مروی ہے لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جہادا ولا صرفا ولا عدلا ویخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین یعنی نہیں قبول کریگا اللہ صاحب بدعت کی نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد عمرہ نہ فرض نہ نفل کو اور اسلام سے باہر ہوجاتا ہے جیسے کہ نکلجاتا ہے بال آٹے سے۔ گویا مسلمان نہیں رہتا۔ یہ حدیث اہل بدعت کو عبرت

ahmadmuslim.de

دلانے کے لئے تو کافی ہے خواہ عالم ہو خواہ جاہل۔ جب تمام اعمال کارثت جانتے ہیں اور یہ رسوم ہمارے وبال ہوتے ہیں تو ایسے رواج ورسم کو چھوڑ دینے میں ہرگز تاخیر نہ کرنا چاہئے۔ اور یہ مضمون حدیث کا کچھ معمولی مضمون نہیں بلکہ یہ سخت حکم ہے۔ کیا بیہودہ اعمال اکارت جانے میں کچھ شک ہے؟ ہرگز نہیں۔ جسکو دل سے اس حدیث پر ایمان لانا ہے تو بدعت سے سو کوس دور بھاگتا۔ اور فضیل ابن عیاض نے تو بیان کیا ہے کہ میں نے سفیان ابن عیینہ کو سنا کہتے تھے کہ جو شخص پیچھے گیا بدعتی کے جنازہ کے اسپر خدا تعالیٰ غصہ رہتا ہے۔ یہانتک کہ لوٹ کر آوے۔ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کوئی چیز ایجاد کرے (دین میں) یا ایجاد میں رونق دے پس اسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی اور بہت ساری حدیثیں بدعت کو اور اہل بدعت کو مردود بتلاتی ہوئی آئی ہیں۔ مگر صرف ایک دو حدیث بیان کردی ہیں جو عاقلوں کو کافی ووافی ہیں۔ اب اقوال اولیاء و اقوال علماء کے بیان کرتا ہوں۔

غنیۃ الطالبین جو حضرت محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے اس میں ارشاد ہے کہ واعلم ان لاھل البدع علامات یعرفون بہا فعلامۃ اہل البدع الوقیعۃ فی اہل الاثر تحقیق واسطے بدعتیوں کے علامات ہیں کہ وہ ان سے پہچانے جاتے ہیں پس علامت بدعتی کی مذمت کرنا ہے اہلحدیث کی چنانچہ پھر فرماتے ہیں ولا اسم لہم الا اسم واحد وھو اصحاب الحدیث۔ یعنی ان کے پندرہ نام نہیں نقشبندی رفاعی نہیں بلکہ ایک ہی نام ہے وہ کیا ہے اہلحدیث۔ یہ قول پاک صاف بدعتی کو مذموم کردیا اور اہلحدیث کو ممدوح۔ اب جو لوگ ان رسومات کے تارک کو برا بھلا کہتے ہیں وہ موافق اس قول کے بدعتیوں میں داخل یا بدعتی ہوتے ہیں یا نہیں۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ اور بہت سے علماء نے تو لکھا ہے کہ بدعتی سے سلام کرنا چاہئے اور جو بدعتی سے سلام ترک نہیں کیا وہ بھی اسکی جیسا ہوگیا پس معلوم ہوا کہ شرکت عرسیات میلے ٹھیلے وغیرہ کی خواہ تماشہ کی غرض سے ہو اہل بدعت میں داخل کردیتی ہے۔ اور صواعق میں خزاعی سے منقول ہے اہل البدعۃ کلاب النار بدعتی لوگ کتے ہیں دوزخ کے۔ اور ابو نعیم نے نقل کیا۔ کہ اہل البدعۃ شر فی الخلق والخلیقۃ۔ بدعتی لوگ بدتر ہیں تمام مخلوق خدا سے اور بعضوں نے اسکو ترجمہ میں یوں کہا ہے خلق سے مراد جانور اور خلیقہ سے مراد آدمی۔ تو مطلب اسکا یہ ہے کہ آدمی بدعتی یا ڈھوروں سے بدتر ہے۔ میرے مشفق ناظرین جب بدعتی ایسا برا ہے اور تمام ائمہ اور علماء کے اقوال سے مردود دکھلا رہا ہے اور لعنتی بن رہا ہے تو اسکو کیا توبہ کرکے ان سب بری رسوم کو چھوڑنا چاہئے یا نہیں۔ ذرا بھائی عقل کو نزدیک لاؤ۔ عقل سے آشنا نہ ہونا کہ۔ بس یہی حال ہے عرسیات وغیرہ کا۔

ابو الشمیم محمد عبدالعظیم۔

کھانسی کی دوا حاضر ہے

بجواب استفسار مطبوعہ اہلحدیث ۲۳ فروری ۱۹۱۶ء کو کھانسی کی مجرب دوائی مندرجہ ذیل ہے۔

شنگرف	کالی مرچ	گندھک آملہ سار	سونٹھ	پیپل
۱ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ

سہاگہ ۱ تولہ　اس میں ایک دن کھرل کرکے ایک ایک رتی کی گولیاں بنا دیں۔ کھانسی اور اس کے تمام متعلقین دور ہونگے۔

(ٹھاکر دت شرما وید اڈیٹر دیش اپکارک فیملی ڈاکٹر لاہور)

افسوس صد افسوس

اخباری دنیا میں کون ایسا ہے جو منشی کریم بخش مالک رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ کو نہ جانتا ہو۔ افسوس کہ آپ ۹ مارچ کو وبائی طاعون سے مع دو کس دیگر اپنے کنبے کے جنمیں مرحوم کا باپ اور دادا بھی تھے فوت ہوگئے۔ چار لڑکے خورد سال ہیں جنمیں سے بڑا لڑکا دس سال کا ہوگا۔ مرحوم کوئی امیر یا عالم نہ تھا۔ مگر قوم کے درد سے درد مند تھا۔ جناب مولوی فیروز الدین صاحب ڈسکوی نے مدرسۃ القرآن سیالکوٹ کو جلسہ پر ۱۱ مارچ کو مرحوم کی وفات کے متعلق ایک نظم پڑھی جس میں تاریخی مادہ کا یہ شعر تھا ؎

۱۳۳۴
وہ تو ہے مغفور اور سال "مغفور ابدا" ہے سال
بخش ای مولا کریم اور کر اُسے جنت عطا۔

چونکہ رسالہ انوار الاسلام کا اجرا نہایت مشکل معلوم ہوتا ہے اسلئے ناظرین اہلحدیث میں سے کسی صاحب کا بقایا مرحوم کیطرف ہو تو للہ معاف کردیں اور مرحوم کی نماز جنازہ

فتوے

سوال نمبر۴ ۔ سود پر روپیہ دینا حرام ہے علی ہذا لینا بھی حرام ہے کہ نہیں؟ قرآن وحدیث سے جواب دیجئے۔

سوال نمبر۵ ۔ دار الحرب میں سود لینا کسی حدیث سے ثابت ہے یا نہیں۔ دار الحرب کسکو کہتے ہیں؟ (راقم المعروف عبداللہ میاں مقام رتراج ضلع بڑودہ)

جواب نمبر۴ ۔ سود کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربوٰی وموکلہ یعنی سود کھانے والے اور کھلانے والے پر لعنت ہے اس حدیث سے سود کا لینا اور دینا دونوں منع کئے جاتے ہیں لیکن اس حدیث کے معنے یہ نہوں کہ موکل یعنی کھلانے والے سے مراد یہ ہے کہ سود کی آمدنی سے کسی کو کھلانے والا۔ اسلئے علماء کرام سے امید ہے کہ اس احتمال کے رفع کرنے کی طرف توجہ فرماوینگے۔

جواب نمبر۵ ۔ دار الحرب وہ ملک ہے جسکے بادشاہ سے مسلمانوں کا بادشاہ برسر جنگ ہو۔ یا جنگ کرنا ان سے جائز ہو۔ ایسے ملک کے رہنے والوں سے سود لینے کے جواز کے متعلق ایک روایت آئی ہے کہ لا ربوٰی بین الحربی والمسلم یعنی مسلمان (جو دار الاسلام کا رہنے والا ہو اُس) میں اور دار الحرب کے رہنے والے کافروں میں سود کا لین دین جائز ہے مگر یہ روایت صحیح نہیں دوم اس کا ترجمہ ہی بتلا رہا ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں سے متعلق نہیں۔

سوال نمبر۶ ۔ منید کہتا ہے کہ ہم جب سود لیتے ہیں اور خدا ورسول سے نہیں ڈرتے تو کسی عالم سے ڈر کر سود کا لینا کیوں ترک کریں۔ بلکہ جو لوگ سود ہی کا روبار نہیں کرتے اور سود نہیں لیتے وہی لوگ دنیا میں ہمیشہ ذلیل ومفلس ومحتاج رہتے ہیں اور رہینگے"۔ تو جس شخص کا ایسا اعتقاد ہو وہ مسلمان ہے یا نہیں اور اسکے ساتھ مواکلت ومجالست ومخالطت سلام وکلام از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں؟

سوال نمبر۷ ۔ بکر نے سود پر مہاجن سے روپیہ لیا۔ اسکا سود ادا کرتا ہے لیکن اسکو عمدہ کام نہیں سمجھتا اور باعث ترقی وفلاح نہیں جانتا۔ گناہ سمجھتا ہے خدا ورسول سے ڈرتا ہے خلاف شریعت جانتا ہے۔ مگر ضرورت نے اسکو ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ بہرحال بکر سود کے معاملہ میں شامل ہے ایسی حالت میں بکر مسلمان ہے یا نہیں اور اس کے ساتھ مواکلت ومجالست ومخالطت وسلام وکلام از روئے شرع شریف جائز ہے یا نہیں۔

سوال نمبر۸ ۔ اشیاء مسکرات مثلاً شراب۔ گانجہ۔ افیون وغیرہ۔ وما سوا محرمات مثلاً لحم خنزیر وغیرہ انکا کھانا شرع میں حرام ہے لیکن انکا چھونا بھی حرام ہے یا نہیں اور یہ اشیاء ناپاک ہیں یا نہیں۔ اگر کسی طرح سے شراب کی چھینٹ کپڑے پر پڑ جاوے یا دوا کی ضرورت سے گانجہ افیون جیب میں پڑی ہو تو ایسی حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے؟ کہ دھونا یا علیحدہ کر دینا ضروری ہوگا۔ بینوا بالدلیل والبرہان۔ راقم طالب حق از کلکتہ

جواب نمبر۶ ۔ زید کے دل میں اگر تصدیق توحید واقرار رسالت ہے تو مسلمان ہے حدیث شریف میں ہے کسی مسلمان کو گناہ کبیرہ کیوجہ سے خارج نہ کیا کرو بیشک گنہگار ہے۔ جنازہ بھی پڑھا جائیگا۔

جواب نمبر۷ ۔ بکر مسلمان ہے۔ جب زید مسلمان ہے جسکا قصور بکر سے زیادہ ہے۔ تو بکر کیوں نہیں جسکا قصور بھی کم ہے۔ کیونکہ یہ گناہ کا اقرار کرتا ہے۔

جواب نمبر۸ ۔ شراب خنزیر کی نجاست کا ذکر تو قرآن وحدیث میں آتا ہے۔ لیکن افیون۔ گانجہ وغیرہ کی حرمت آئی ہے نجاست کا لفظ مجھے یاد نہیں مگر حرام سب ہیں اس لئے سور کے گوشت اور شراب سے کپڑا ناپاک ہو جائیگا تو دھونا پڑیگا۔ حرام چیز کا استعمال دوا کے طور پر بھی جائز نہیں حدیث شریف میں ہے ان اللہ لم یجعل فی الحرام شفاء (خدا نے حرام چیزوں میں شفا نہیں کی)۔

سوال نمبر۹ ۔ والیان صغیر وصغیرہ نسبت یعنی منگنی کو آپس میں نفاق ہونے سے توڑ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال نمبر۱۰ ۔ صغیر وصغیرہ کہ والیوں نے نسبت کی۔ بعد بلوغت کے لڑکا یا لڑکی وہ نسبت توڑ سکتے ہیں یا نہیں؟ (قاضی قاسم میاں۔ اماگو نڈل۔ کاٹھیاواڑ)

جواب نمبر۹ ۔ نکاح ترمول لینے کا اختیار تو ولی کو نہیں مگر محض نسبت میں اگر کوئی خرابی دیکھیں تو توڑ سکتے ہیں۔

جواب نمبر۱۰ ۔ کتب فقہ شرح وقایہ وغیرہ میں بھی یہ مسئلہ ملتا ہے کہ باپ یا دادا کا کیا ہوا نکاح لازم ہو جاتا ہے اور انکے سوا اگر کوئی اور ولی (چچا یا بھائی وغیرہ) کرائے تو بعد بلوغت صغیر اور صغیرہ کو اختیار فسخ ہے۔ اگر لڑکا فسخ کریگا تو قبل از زفاف نصف مہر دیگا۔ کیونکہ نکاح ہو چکا ہے۔ اختیار فسخ ثبوت نکاح پر متفرع ہے۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

نامۂ مکی | میں بخیریت تمام مکہ معظمہ پونچا۔ عرفہ یہاں سنیچر کو ہوا اور اتوار کو دس تاریخ ذالحجہ ہوئی۔ اس سال مکہ معظمہ میں اہلحدیث بہت ہیں۔ میر شاہ عین الحق صاحب سے روزانہ ملتا رہتا ہوں۔ شاہ صاحب بیمار بھی ہوگئے تھے۔ مگر اب صحت ہے۔ مولوی عبدالوہاب صاحب دہلوی اور مولوی عبدالحکیم صاحب نصیرآبادی بھی یہاں موجود ہیں۔ مفصل کیفیت اپنے سفر کی بوقت ملاقات عرض کرونگا۔ (ڈاکٹر اشرف خان علی گڈہی از مکہ معظمہ) ۱۹۔ ذی الحجہ

افسوس مولوی حکیم محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسۃ القرآن سیالکوٹ ۱۲ مارچ کو طاعون سے انتقال کر گئے۔ مرحوم نے بڑی محنت سے ایک چھوٹا سا یتیم خانہ اور اسلامیہ سکول جاری کیا تہا۔ جسکا اب خدا حافظ۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ مرحوم کا جنازہ غائب پڑہیں۔ امرتسر میں پڑہا گیا۔

بمبئی کے ایک سیٹھ آدم پیر بہائی جی نے علی گڈہ کالج کے لئے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ عنایت کیا (کون کہتا ہے کہ مسلمان دیتے نہیں۔ دیتے ہیں مگر لینے والا اور ٹہیک حسب موقع خرچ کرنے والا کوئی نہیں)۔

امیر صاحب کابل نے اپنی سلطنت میں ٹیلیفون لگانے کا حکم فرمایا ہے۔

شاہزادہ صاحب نے علی گڈہ کالج کا ملاحظہ کیا اور بہت خوشی ظاہر فرمائی۔

امرتسر میں ہولیوں کی بدولت بڑی لڑائی ہوئی ایک دو خون بھی ہوئے (نہیں معلوم گورنمنٹ تعزیوں اور ہولیوں جیسی خرابی کا بیوں بند نہیں کرتی)

مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ کی امداد کے لئے اخبار وطن نے ایک فنڈ قائم کیا تہا اس شرط پر کہ مرزائی خیالات کو اس میں دخل نہو گا آخر کار اہلحدیث کا خیال یا پیشگوئی سچی ہوئی کہ مرزائی اڈیٹر نے کہا کہ ہم اپنے اعتقادات ضرور لکہینگے جسپر وطن نے انجمن فنڈ کو بند کر دیا۔

کلارک آباد ضلع لاہور میں ۲۲ کس مسلمان ہوئے (منقول آئندہ)

انجمن نصرت الاسلام دینانگر ضلع گورداسپور کا جلسہ ۳۱ مارچ و یکم اپریل کو ہوگا۔ دہلی کے مولوی عبدالمجید صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب (سابق جگدیبا پرشاد ورما) امرتسر سے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بہی شریک ہونگے۔

پٹنہ میں ایک کہار گرفتار ہوا جو شہد کی چہتا سے گہی بنا کر لوگوں میں فروخت کرتا تہا۔

ایک انگریز سیاح جو آجکل صوبجات متحدہ میں سیاحت کر رہا ہے اور ہرزنگو ناکی سیر کر رہا ہے کہتا ہے کہ مسلمانوں کی سچی عبادت اور سچی جمعیت اور دینداری کے آگے عیسائیوں کی نمائشی عبادت بالکل بے بنیاد ہے (والفضل ما شہدت بہ الاعداء)

روس نے جنگ روس و جاپان کا حساب شائع کیا ہے جسمیں کل خرچ ۱۴۰ کروڑ اسی لاکھ پونڈ (پونڈ پندرہ روپیہ کا) بیان کیا گیا ہے۔ لیکن روس کی حالت صریحاً سخت نازک ہو رہی ہے۔ سلطنت پر کئی ارب گنی (گنی سولہ روپیہ کا) کا قرضہ ہے۔ ریلوے لائنیں بیکار پڑی ہیں انپر کوئی سفر نہیں کرتا۔ بنک سب بند پڑے ہیں۔ جہاز لنگر ڈالے کھڑے ہیں۔ تجار بے زر اور کسان بہوکے ہو گئے ہیں۔

حضور وائسرائے دہلی میں سرجان نکلسن کے بت کے اوپر سے پردہ اٹھانے کی رسم آیندہ ماہ کے شروع میں اپنے ہاتھ سے انجام دینگے۔ (تعجب ہے جس بت پرستی کو تمام خاندان رسالت مٹاتے چلے آئے ہیں آج اس الٹی روشنی کے زمانے میں اُس کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ اس زمانے کے مدعی نبوت قادیانی کرشن جی اُٹھے تو وہ اپنی تصویر کے ہی دام کھرے کرنے لگ گئے)

بمبئی میں شہتیروں اور کڑیوں کے کارخانہ میں ایک لیمپ کے الٹ جانے سے آگ لگ گئی اندازاً تین لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

تقسیم بنگالہ کو نئے سکرٹری آف سٹیٹ نے منسوخ کر کے مشرقی بنگالہ کو بدستور قدیم بنگالہ کے ساتھ ایک ہی لفٹنٹ گورنر کی نگرانی میں کیوں نہ کر دیا۔ اس امر سے ناراضگی ظاہر کرنے کے لئے بنگالیوں نے کلکتہ میں الگ الگ بیس جگہ جلسے کئے اور ہر جلسہ میں تقسیم بنگالہ پر اعتراض کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ (اس حکم سے ہمیں بہی افسوس ہے کیونکہ ہمارے قادیانی کرشن جی نے ایک بڑا تکی تہی کہ بنگالیوں کی دلجوئی کی جائیگی۔ شائد بعد مرنے کے ہو)

شہزادہ صاحب کی تشریف بری کی یادگار میں علیگڈہ کالج میں سائینس کی تعلیم کے لئے ایک اسکول قائم کیا جائیگا۔ اس اسکول کا نام پرنس آف ویلز سائینس اسکول ہوگا۔ اسکول کے لئے دو لاکھ ۳۸ ہزار روپیہ چندہ جمع ہو چکا ہے اس کے علاوہ ڈیڑہ لاکھ کے وعدے ہو چکے ہیں۔

امسال حج میں ۲ لاکھ ۰ ۱ ہزار مسلمانوں کا اجتماع تہا۔ حجاج کی صحت ابتک بفضلہ تعالیٰ اچھی بتائی جاتی ہے۔

امریکہ کی مشہور دولتمند مسٹر رییچ جو چاندی کے بیک کے بالخصوص مؤید ہیں ہندوستان کی سیر کیلئے آئی ہوئی ہیں۔ کلکتہ میں وہ حضور ویسرائے کے مہمان ہیں۔

ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ اپریل کو بنارس میں ہوگا۔

ahmadimuslim.de

سامانِ تندرستی

برقی سٹ

اس سٹ میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی ہے جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامرد کی سست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلاکی ہے جسکی تاثیر سے عضو مخصوص اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ اور ایک شیشی برقی پلز کی ہے جن سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے مختصر یہ کہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک تین روپیہ پانچ آنہ

معجون تیرہ رتن

نزلہ کھانسی۔ ضعف دماغ اور نسیان کو دفعیہ کے لئے ازحد مفید ہے۔ طالبعلموں وکیلوں اور دیگر دماغی محنت کرنے والے اصحاب کو ضرور اسے استعمال کرنا چاہئیے۔ قیمت ۸/

ممسک جریان

اس دوائی کے استعمال سے جریان پہلے روز ہی بند ہوجاتا ہے اور منی بستی اور گاڑھی ہوجاتی ہے قیمت ۲۸ خوراک (جس سے کم روانہ نہیں ہوسکتی) مع محصول ۱/۴

مومیائی مقوی باہ

یہ دوائی ابتدائی سل و دق۔ دماغی و بدنی کمزوری۔ دردکمر۔ جریان منی کو دفعیہ اور کرم منی کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ چوٹ لگتے ہی دو رتی کھالینے سے درد فوراً دور ہوجاتا ہے۔ بچوں کو ½ رتی روزانہ کھلانے سے تھوڑے عرصہ میں فربہ کرتی ہے۔ بڑھوں کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ جن لوگوں کا سینہ کمزور اور نزلہ و زکام کی شکایت ہو۔ اُن کے لئے محافظ صحت ہے۔ جماع کے بعد دو رتی کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے۔ اور جن اشخاص کے ہاں بسبب تقوی نطفہ اولاد نہ ہوتی ہو۔ وہ اسے استعمال کرکے قدرت الٰہی کا تماشا دیکھیں الغرض مومیائی ہذا ہر قسم کی کمزوری کا تیر بہدف علاج ہے۔ ویدک اور یونانی طب کی کتابیں اسکی توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ایسی زود اثر اور مقوی دوائی شاید ہی کوئی ہو۔ ایکدفعہ آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے قیمت فی چھٹانک (جس سے کم روانہ نہیں ہوسکتی) ۱/۴ مع محصول

صغرسنی شادی

کے نقصانات اور ضرر سے بچنا چاہو۔ تو کتاب داغ دل خرید کر مطالعہ کرو قیمت ۳/

المشتہر علم الدین سپرنڈ دی میڈیسن ایجنسی۔ کٹرہ قلعہ امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفصلہ ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں دستیاب ہوتا ہے اور حکم کی تعمیل فرمائش آتے ہی فوراً کیجاتی ہے اور مال فوراً بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لنگی سادہ [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" زرین [illegible] " [illegible] " "
پٹی دیسی اعلیٰ ۱۲ [illegible] " فی جوڑہ
" پشمینہ [illegible] " "
کمبل دیسی [illegible] فی عدد
لوئی سفید [illegible] " "
جراب دوستانہ اعلیٰ [illegible] فی جوڑہ
" سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی درجن
فوجی زرین خاکی ۱۲ [illegible] گز سے [illegible] تک
صافہ لٹھی اودہ [illegible] " "
ازار بند سوتی [illegible] سے [illegible] تک فی عدد
" ریشمی ۱۲ [illegible] " "
تھان گبرون باریک موٹا لاٹھی سی وغیرہ تک
جوتہ سادہ ساخت لودہانہ سے [illegible] تک
" زرین ہوشیارپوری [illegible] سے [illegible] "
لنگیاں اوڑھنی کی [illegible] " "
رنگین لوئی سو گز طول [illegible] عرض [illegible]

کلاہ سادہ [illegible] سے [illegible] تک
" زرین [illegible] " "
پٹی سرج [illegible] " فی جوڑہ
" جہیبا [illegible] " "
کمبل فوجی [illegible] " "
چادر پشمینہ [illegible] " فی جوڑہ
بنیان و پاجامہ اونی [illegible] سے [illegible]
" سوتی [illegible] سے [illegible] تک
پٹی برائے گوشت فی تھان [illegible] سے [illegible] تک [illegible] گز
صافہ لٹھی خاکی [illegible] سے [illegible] "
رومال سوتی [illegible] " فی درجن
" ریشمی [illegible] " فی عدد
پوستین و دوتہی [illegible] " "
دری برائے پلنگ [illegible] سے [illegible] تک
دری فرشی فرمائش آنے پر تیار ہوسکتی ہے
باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی اسباب۔ تلیاں۔ کمربند۔ سیفٹی زین۔ جین جہادی سوتی و زرین پیچ اعلیٰ و سنہری و روپہری دیسی اونی و سنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ بنسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے ہاں سے ارزاں ملیگا۔ ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔ پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہوجاویگی۔
نوٹ سوداگران کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپے آنے پر ارسال کیا جاویگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر
شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودہانہ

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) انکے اپنے مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا۔

ahmadimuslim.de